۵ دسمبر کی سہ پہر کو وزیر قانون محترم سید علی ظہیر نے ڈیڑھ متوالے کے دوسرے ایڈیشن کا افتتاح فرمایا۔ سید صاحب کے اعزاز میں ایک پر تکلف اور شاندار عصرانہ دیا گیا۔ خوشی سے چمکتے ہوئے چہروں کے ہجوم اور کافی دور تک آراستہ کئے گئے راستوں سے گذرتے ہوئے محترم علی ظہیر دفتر کے اندر تشریف لائے جہاں خصوصیت سے عباس حسینی، شکیل جمالی اور محترم سید حسین حیدر صاحب جنرل منیجر اے ایچ ڈھیلو کمپنی نے موصوف کا پرتپاک خیر مقدم کیا اور جناب عباس حسینی نے انہیں پھول پہنائے۔

ادارے کی طرف سے وزیر قانون کا استقبال کرتے ہوئے جناب ابن سعید نے کہا کہ ''گذشتہ پندرہ برس سے یہ ادارہ عوام میں جمہوریت، قانون اور انصاف کی جڑیں مضبوط کرنے کی خدمت انجام دے رہا ہے۔ قصے کہانیوں کے ذریعے عام بول چال کی زبان میں یہ ادارہ ٹھوس اور بلند مقاصد کو عوام تک پہنچاتا ہے۔ آج اپنے صوبے کے وزیر قانون کو اپنے بیچ میں پا کر قانون کی اہمیت کا احترام کرنے والے اس ادارے کو بہت خوشی [ہے]۔''

اس کے بعد محترم عباس حسینی نے سید صاحب کی خدمت میں ڈیڑھ متوالے کا دوسرا ایڈیشن پیش کیا۔

سید صاحب نے اپنی جوابی تقریر میں کہا۔

''مجھے بڑی مسرت ہے کہ یہ ادارہ ان مطبوعات کے ذریعہ ملک کی خدمات انجام دے رہا ہے۔ جمہوریت کی بقا کے لئے قانون کا احترام لازم ہے اور موجودہ حالات میں یہ ضروری ہے کہ ہندی اور اردو کو ایک دوسرے کے قریب لایا جائے اور ان دو بڑی زبانوں کے ذریعے عوام میں قانون کے احترام کا جذبہ پیدا کیا جائے۔ ادارہ نکہت کو مبارکباد دیتے ہوئے میری دعا ہے کہ یہ ادارہ اور ترقی کرے اور اپنے مقاصد میں کامیاب ہو۔''

تقریر کے بعد معزز مہمانوں کے ہمراہ وزیر محترم صحن میں تشریف لائے جہاں عصرانے کا پُر تکلف اہتمام تھا۔ مہمانوں میں ڈاکٹر اعجاز حسین، پروفیسر احتشام حسین، ڈاکٹر عقیل رضوی، شریمتی راجیندر کماری باجپئی، جناب آر بی ایل ماتھر ڈپٹی رجسٹرار کواپریٹو اتر پردیش، جناب ہادی حسن صاحب ریٹائرڈ کمشنر، جناب وشنو کانت مالوی، شری پیارے لال آوارہ کے علاوہ شہر کے دوسرے معززین بھی موجود تھے۔

ڈیڑھ متوالے کے سلسلے میں منائے جانے والے یہ دونوں جشن انتہائی کامیاب رہے اور اس کامیابی میں ادارے کے تمام کارکنوں کے ساتھ خصوصیت سے محترم شکیل جمالی صاحب کا نام قابلِ ذکر ہے۔ جنہوں نے بڑی خاموشی سے اس جشن کی تنظیم اور ترتیب کی ذمہ داری کو پورا کیا۔

یہ دونوں جشن عوام کے اُس بے پناہ خلوص و محبت کے مظہر تھے جو انہیں اس ادارے سے ہے۔ ہمیں یہ تمام تفصیلات اپنے ان ساتھیوں تک پہنچاتے ہوئے بڑی مسرت ہے۔ ہمیں اور بھی خوشی ہوتی اگر ہمارے تمام ساتھی اس جشن میں شریک ہوتے اور ہمیں پوری امید ہے کہ اس سے عظیم تر جشن جب منایا جائیگا تو ملک کے ہر گوشے میں بسنے والے ساتھیوں کی زیادہ سے زیادہ تعداد اس میں شریک ہو سکے گی۔

(نامہ نگار خصوصی)

اس کتاب میں سات تصاویر بھی شائع ہوئیں جن میں سے پہلی بڑے سائز میں سرورق کے اندر کی طرف ہے۔ اس کی سرخی ہے "ڈیڑھ متوالے کا شاندار افتتاح" اور اس کے نیچے یہ عبارت ہے: "۲۵ نومبر ۱۹۶۳ء کی صبح کو ۱۱/۴ ۸ محترم لال بہادر شاستری دفتر نکہت تشریف لائے۔ جناب عباس حسینی ڈیڑھ متوالے کی پہلی جلد شاستری جی کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔"

بقیہ تصویریں صفحہ ۸ اور ۹ کے درمیان دو پلیٹوں پر شائع ہوئیں۔ ان کے نیچے درج عبارتیں مندرجہ ذیل ہیں:

☆ "کم قیمتوں میں ہندوستان کی دو بڑی زبانوں کی اشاعت" جناب ابن سعید اپنی استقبالیہ تقریر میں محترم لال بہادر شاستری کی تشریف آوری کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ادارے کی گذشتہ پندرہ سال کی ادبی خدمات پر روشنی ڈال رہے ہیں۔ جناب عباس حسینی، جناب رائے امرناتھ اور محترم لال بہادر شاستری بڑے غور سے تقریر سن رہے ہیں۔

☆ "ان کتابوں کی زبان بہت اچھی اور عام فہم ہے" محترم لال بہادر شاستری اپنی جوابی تقریر میں ادارے کی خدمات پر اسکو مبارکباد دے رہے ہیں۔

☆ پرمسرت استقبال: ادارے کے کارکنان نے مسکراہٹوں کے بیچ میں شاستری جی کا استقبال کیا۔ ہر شخص کے چہرے خوشی سے کھلے ہوئے ہیں۔ محترم عباس حسینی بھی مسرور نظر آ رہے ہیں۔ شاستری

جی کارکنان سے مل کر خوشی کا اظہار فرما رہے ہیں۔

☆ ''ملک کی ترقی کیلئے جرائم کا انسداد اور قانون کا تحفظ ضروری ہے'' محترم علی ظہیر اپنی جوابی تقریر میں نہایت اہم مسئلے پر روشنی ڈالتے ہوئے فرما رہے ہیں کہ ادارہ عوام میں قانون کے احترام کا جذبہ پیدا کرنے میں بڑی خاموشی سے ملک و قوم کی مدد کر رہا ہے۔

☆ ڈیڑھ ستولے کا شاندار افتتاح: ۱۵ نومبر کی صبح کو محترم لال بہادر شاستری (سابق وزیر داخلہ) جناب عباس حسینی کے ہمراہ دفتر نکہت میں داخل ہو رہے ہیں[۔] ان کے ساتھ شریمتی راجندر کماری باجپئی بھی نظر آ رہی ہیں۔

☆ دوسرا جشن: ۵ دسمبر کو دفتر نکہت میں وزیر قانون و انصاف محترم سید علی ظہیر کی تشریف آوری پر جناب عباس حسینی انہیں پھولوں کا گجرا پہنا رہے ہیں۔

☆ شاندار اور پر تکلف عصرانہ تقریب کے اختتام پر محترم سید علی ظہیر صاحب کو ایک پر تکلف عصرانہ دیا گیا۔ میز پر جناب عباس حسینی کے ساتھ ان کے والد محترم جناب سید عباس حسین حید صاحب اور محترم علی ظہیر صاحب نظر آ رہے ہیں۔

☆ حاضرین جشن: وزیر قانون و انصاف سید علی ظہیر کی تقریر کے موقع پر دفتر نکہت کا ہال حاضرین سے کھچا کھچ بھرا ہوا ہے پہلی صف میں (دائیں سے بائیں) سید ہادی حسن صاحب ریٹائرڈ کمشنر، سید حسین حید صاحب جنرل منیجر الہ آباد ہائی کورٹ و سیمار، پروفیسر احتشام حسین

۱۴۷

یہ شمارہ جس پر ستمبر ۱۹۶۶ء کی تاریخ اشاعت درج ہے دراصل عمران سیریز کا اٹھائیسواں ناول ہے جو جاسوسی دنیا کے شمارہ ۱۴۷ کے طور پر شائع ہوا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت تک عمران سیریز کے ناول ماہنامہ نکہت کے طور پر شائع ہونا بند ہو کر جاسوسی دنیا ہی کے تحت شائع ہونے لگے تھے اور پھر آخر تک غالباً یہی سلسلہ جاری رہا۔

جاسوسی دنیا کا یہ شمارہ گیت اور خون اپنے نام ہی کی طرح دلچسپ اور سنسنی خیز ہے۔
اس کہانی کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس کی پوری فضا بڑی رومان انگیز اور خوابناک ہے۔

جاسوسی ناولوں میں اس طرح کی فضا پیدا کرنا صرف محترم ابن صفی ہی کے بس کی بات ہے اور یہ ماننا پڑتا ہے کہ انہیں اپنے قلم پر کتنی قدرت حاصل ہے۔

اس ناول میں عمران اپنی تمام صلاحیتوں کے ساتھ بڑے بھرپور طور سے سامنے آتا ہے۔ اس کا طریقۂ کار بھی بالکل انوکھا اور جداگانہ ہے۔ وہ تنہا پورا معرکہ سر کرتا ہے۔ اس بار وہ اپنے ساتھیوں سے بھی کوئی مدد نہیں لیتا۔

ایک اجنبی لڑکی فریدہ سے اچانک عمران کی مڈبھیڑ ہو جاتی ہے۔

فریدہ۔! جو بے انتہا دولتمند ہے اور تنہا اپنی بزنس کی مالک ہے۔ اسے اپنی محبت میں ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے مگر اسے یہ علم نہیں ہو پاتا کہ اس محبت کے پیچھے کتنی گہری اور خطرناک سازش کارفرما ہے۔ وہ تیمور کو صرف اپنے محبوب کی حیثیت سے جانتی ہے لیکن ایک دن عمران کی بے پناہ ذہانت اس کے سامنے تیمور کا دوسرا رُخ بھی پیش کر دیتی ہے۔

یہ تمام واقعات اتنے تحیر آمیز اور دلچسپ انداز میں پیش کئے گئے ہیں کہ شروع کرنے کے بعد ایک لمحے کے لئے بھی کتاب سے نظر ہٹا لینے کو جی نہیں چاہتا۔ فریدہ کی دلکش شخصیت پوری کہانی پر چھائی ہوئی ہے۔ عمران کی دلچسپ اور عجیب وغریب حرکتیں سے عمران سے اسقدر نزدیک کر دیتی ہیں کہ وہ اس کے بارے میں بڑے خوبصورت خواب دیکھنے لگتی ہے لیکن آخر میں جب اسے عمران کی اصل شخصیت کا علم ہوتا ہے تو اس کے سارے خواب بکھر جاتے ہیں۔

اس شمارے کے بعد محترم ابن صفی، کرنل فریدی اور کیپٹن حمید کا ایک انتہائی دلچسپ کارنامہ رُلانے والی پیش کر رہے ہیں جو اعلان کے مطابق یقیناً وقت سے آپ کے ہاتھوں میں پہنچ جائیگا۔

جاسوسی دنیا کے قارئین کے لئے یہ خبر بڑی پُرمسرت ہوگی کہ محترم ابن صفی اپنے پڑھنے والوں کی فرمائش پر ایک ضخیم ناول دیوپیکر درندہ لکھ رہے ہیں۔ کرنل فریدی اور کیپٹن حمید کی ٹیم پر مشتمل یہ پہلا ضخیم ناول ہوگا۔

ادارہ جاسوسی دنیا کی طرف سے بہت جلد یہ شاہکار ناول آپ کی خدمت میں پیش کیا جائیگا۔ تفصیلات

آئندہ شمارے میں ملاحظہ فرمائیے۔

قیمتوں میں اضافے کے سلسلے میں ہم پہلے بھی اعلان کر چکے ہیں۔اس ہوشربا گرانی وروز بدن سخت ہوتے ہوئے حالات کے پیشِ نظر ہمیں مجبوراً عام شماروں کی قیمتوں میں اضافہ کرنا پڑا۔

جاسوسی دنیا بنگالی ایڈیشن کی تیاریاں شروع ہو چکی ہیں۔انشاءاللہ بہت جلد آپ کے اس محبوب ماہنامے کا بنگالی ایڈیشن منظر عام پر آ جائیگا۔اگر آپ لوگوں کی دعائیں شامل حال رہیں تو اردو اور ہندی کی طرح بنگالہ زبان میں بھی آپ کا ماہنامہ اتنی ہی مقبولیت حاصل کریگا۔

ستمبر ۱۹۲۲ء: گیت اور خون

اس کتاب کا پہلا ایڈیشن میرے پاس موجود ہے۔

مئی ۱۹۷۲

معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانے میں جاسوسی دنیا پر شمارہ نمبر درج کرنے کا طریقہ ترک کر دیا گیا تھا۔اس شمارے پر صرف جاسوسی دنیا اور فرشتے کا دشمن درج ہے جو عمران سیریز کے اکانویں ناول کا عنوان ہے۔

ابن صفی کا نیا شاہکار فرشتے کا دشمن حاضر خدمت ہے۔

یہ عظیم کہانی بلاشبہ جاسوسی ناولوں میں وہ بیش بہا اضافہ کرتی ہے جس پر پورا ایشیائی جاسوسی ادب ہمیشہ فخر کر سکتا ہے۔

یوں تو ابن صفی کے تمام ناول اپنے دلکش اسلوب اور نئی طرز فکر کی بنا پر ناقابل فراموش شاہکار کی حیثیت رکھتے ہیں لیکن اس کہانی میں ان کی جدت پسندی اور انوکھی تخیل کی بڑی خوبصورت قوس قزح پھیلی ہوئی ہے۔

اس کہانی کی ابتدا جاسوسی دنیا کے گذشتہ شمارے علامہ دہشتناک سے ہوئی ہے اور یہ اس کی دوسری کڑی ہے۔

علامہ کا کردار خود ایک مکمل داستان ہے۔ اتنا عجیب و غریب اور اچھوتا کردار صرف ابن صفی کا قلم ہی پیش کر سکتا تھا اور اس کردار کا تقاضہ تھا کہ اس کے ساتھ پورا پورا انصاف کیا جائے ورنہ آپ یقیناً تشنگی محسوس کرتے۔ اسی لئے کہانی طویل ہو گئی۔

فرشتے کا دشمن علامہ کے پُراسرار کردار کے علاوہ سنسنی خیز واقعات سے بھرپور ہے اور پھر جب عمران بھی موجود ہو تو واقعات میں کتنی دلچسپی اور دلکشی پیدا ہو جاتی ہے۔

اس کہانی کے اختتام کے لئے آئندہ شمارہ بیچارہ شہ زور خاص نمبر کی حیثیت سے پیش کیا جا رہا ہے جو بیحد تہلکہ خیز ہے اور عمران اپنی پوری صلاحیتوں کے ساتھ جلوہ گر ہے۔

ہم نے اپنے قارئین کی سہولت کے پیش نظر خاص نمبر کی قیمت تین ہی روپے رکھی ہے۔

نکہت پاکٹ بکس

ہمیں یہ اعلان کرتے ہوئے بیحد مسرت ہے کہ نکہت پاکٹ بکس کا نیا ساتواں سٹ حسب روایت اپنی پوری دلکشی اور خوبصورتی کے ساتھ ۲۵ مئی ۱۹۷۶ء کو منظر عام پر آ رہا ہے۔

اس سٹ میں ابن صفی کی یادگار اور عظیم الشان کہانی 'بوغا سیریز' کے تحت پیش کی جا رہی ہے۔ اس سلسلے کا مکمل سٹ پہلی بار نکہت پاکٹ بکس میں شائع ہو رہا ہے۔ جاسوسی دنیا کے شائقین 'بوغا سیریز' کے ناولوں کو پسند کریں گے۔

مارچ ۱۹۷۶ء: فرشتے کا دشمن

اس کتاب کا پہلا ایڈیشن میرے پاس موجود ہے۔

باب

متفرقات

جاسوسی دنیا ایک ماہانہ رسالے کے طور پر شروع ہوا تھا اور ۱۹۵۶ء میں الہ آباد کی عدالت میں عباس حسینی نے محکمہ ڈاک کے خلاف اسی بنیاد پر مقدمہ بھی لڑا تھا کہ جاسوسی دنیا کتابی سلسلہ ہے یا ماہنامہ ہے۔ چنانچہ شروع ہی سے اس میں کچھ ایسے پہلو ضرور شامل رہے ہوں گے جو ایک ماہنامے کے طور پر اس میں قارئین کی دلچسپی برقرار رکھیں۔ اس باب میں انہی متروکات کا جائزہ پیش کیا جا رہا ہے۔

پہیلیاں

جاسوسی دنیا میں پہیلیوں کا سلسلہ غالباً شمارہ ۱۹ سے شروع ہوا اور پھر شمارہ ۲۸ اور ۳۲ کے درمیان کسی وقت ختم ہو گیا۔ بیسواں شمارہ جو میرے پاس موجود ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پہیلیوں کا سلسلہ ایک ماہ پہلے شروع ہوا۔ اٹھائیسویں شمارے تک جتنے بھی میری نظر سے گزرے ہیں ان سب میں پہیلی موجود ہے مگر بتیسویں شمارے میں نہیں ہے۔ لہٰذا اٹھائیسویں کے بعد کسی وقت یہ سلسلہ ختم ہوا ہوگا۔

بیسویں شمارے کے صفحہ ۱۰۱ پر کہانی کے ختم شد کے بعد جلی حروف میں 'ضروری اعلان' کی سرخی کے تحت درج ہے:

> ماہ محرم کی وجہ سے ادارہ نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ ہونے والی تعطیلات کا جاسوسی دنیا پر کوئی اثر نہ پڑ سکے اور ہمیشہ باقاعدگی سے پہونچنے والے اس ماہنامہ کے لئے آپ کو زحمت انتظار نہ مول لینا پڑے۔ اسی لئے جاسوسی دنیا کی تاریخ اشاعت ۱۰ ستمبر رکھی گئی ہے لیکن چار ماہناموں کی بیک وقت تیاری کتابت چھپنے کا کام اور پابندی وقت کے لحاظ نے ہمیں مجبور کر دیا کہ

جاسوسی دنیا پہیلی نمبر ۱ کی تاریخ کی توسیع کردی جائے۔ تمام حصے لینے والے اور قارئین نوٹ کرلیں کہ جاسوسی دنیا پہیلی نمبر ۱ کی آخری تاریخ ۵ ستمبر نہیں ۵ اکتوبر ہے اور نمبر ۲ کی تاریخ اسی اعتبار سے ۵ نومبر ہے۔ وہ تمام حل جو موصول ہو چکے ہیں محفوظ ہیں اور کسی طرح کی کوئی تبدیلی کے بغیر صحیح حل ۵ اکتوبر کو برآمد کرلیا جائیگا۔

پابندی وقت سے آپ کا محبوب ناول آپ تک پہونچانا ہمارا فریضہ ہے اور یقین رکھئے خواہ ہمیں کیسی بھی قربانی کیوں نہ دینا پڑے اس فرض سے ہم کوتاہی نہ کریں گے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پہیلی نمبر ۱ پہلے شائع ہو چکی تھی۔ آخری تاریخ میں التوا کی وجہ سے دوبارہ شائع کی گئی۔ صفحہ ۱۰۵-۱۰۴ پر یہ پہیلی اور صفحہ ۱۰۷-۱۰۶ پر پہیلی نمبر ۲ موجود ہیں۔ اس کے بعد صفحہ ۱۰۸ پر شرائط جاسوسی دنیا پہیلی کی جلی سرخی کے نیچے سات شرائط درج ہیں۔

عموماً اس حصے کے صفحات کی عبارتیں ہر ماہ ایک جیسی رہتی تھیں جن میں صرف تاریخیں اور پہیلیاں تبدیل کردی جاتی تھیں۔ شمارہ ۲۰ سے اس حصے کا پہلا صفحہ یوں ہے:

جاسوسی دنیا پہیلی نمبر ۱

ایک ہزار دو سو پچاس روپے کے انعامات

Rs. **1250**

پہلا انعام بالکل صحیح حل پر: سات سو روپے

دوسرا انعام ایک غلطی والے حل پر: ۲۵۰ روپے۔ تیسرا انعام دو غلطی والے حل پر ۱۵۰ روپے۔ چوتھا انعام تین غلطی والے حل پر: ۱۰۰ روپے۔ خصوصی انعام ۵۰ روپے سب سے زیادہ حل بھیجنے والے کو۔

صحیح حل اور انعام پانے والوں کے نام ماہنامہ جاسوسی دنیا و ماہنامہ روحانی دنیا کے نومبر کے شمارے میں شائع ہوں گے۔ صحیح حل وہی سمجھا جائیگا جو ہمارے سربمہر حل جو الہ آباد بینک لمیٹڈ الہ آباد میں محفوظ رہتا ہے سے حرف بحرف مل جائیگا۔

اگر آپ صحیح حل کی نقل اپنے پاس منگانا چاہیں تو اپنے حلوں کے ہمراہ چار آنے کا ٹکٹ

اور پتہ لکھا ہوا لفافہ ارسال کر دیں۔ یا منی آرڈر میں چار آنہ زائد بھیجیں صحیح حل نتیجہ برآمد ہوتے ہی ارسال کر دیا جائے گا۔

حل بھیجنے سے پہلے شرائط پہیلی غور سے پڑھئے۔

ہر اشارے کے سامنے دو ممکن الفاظ دیے ہوئے ہیں۔ اپنا حل ان ہی ممکن الفاظ میں سے منتخب کیجئے۔

اس کے نیچے کوپن شائع ہوا جس کی سرخی ''کوپن جاسوسی دنیا پہیلی نمبر ۱'' اور بعد میں پہیلی نمبر تبدیل ہوتا رہا۔ کوپن کی عبارت مندرجہ ذیل تھی:

جاسوسی دنیا پہیلی نمبر ۱ کے حل ارسال ہیں۔ میں نے شرائط بغور پڑھ لی ہیں اور مجھے آپ کے ہر فیصلے سے اتفاق ہوگا۔ فیس داخلہ بذریعہ منی آرڈر/ پوسٹل آرڈر ارسال ہے۔

نام

پتہ

منی آرڈر رسید/ پوسٹل آرڈر نمبر

اگلے صفحے پر پہیلی، جواب موصول ہونے کی تاریخ اور یہ عبارت درج ہے ''اپنے تمام حل اور فیس داخلہ اس پتے پر بھیجئے: جاسوسی دنیا پہیلی نمبر ۱، حسن منزل، الہ آباد نمبر ۳''۔ اس کے بعد پورے ایک یا دو صفحے پر شرائط درج ہوتی تھیں۔ شمارہ ۲۰ میں صرف سات شرائط درج ہیں لیکن اس کے بعد شرائط کی تعداد بڑھ گئی، مثلاً شمارہ ۲۱ کی شرائط مندرجہ ذیل ہیں:

شرائط جاسوسی دنیا پہیلی

۱۔ صحیح حل وہی سمجھا جائیگا جو ہمارے سربمہر حل جو الہ آباد بینک لمیٹڈ الہ آباد میں محفوظ ہے سے حرف بحرف مل جائیگا۔

۲۔ فیس داخلہ ایک حل کا ایک روپیہ اور ایک ہی نام سے تین حلوں کی رعایتی فیس ڈھائی روپیہ ہے۔ اس حساب سے آپ جتنے بھی حل چاہیں بھیج سکتے ہیں۔

۳۔ فیس داخلہ منی آرڈر یا پوسٹل آرڈر سے روانہ فرمایئے۔ اگر فیس داخلہ منی آرڈر سے

بھیجیں تو وہ رسید جو ڈاکخانہ سے ملتی ہے اپنے حلوں کے ہمراہ ضرور منسلک کر دیں۔ تمام حلوں کے ساتھ منی آرڈر رسید یا پوسٹل آرڈر کا موصول ہونا ضروری ہے۔

۴۔ پاکستانی حضرات فیس داخلہ پاکستانی پوسٹل آرڈر یا منی آرڈر سے ارسال کر سکتے ہیں۔ پوسٹل آرڈر بالکل سادہ اپنے حلوں کے ہمراہ منسلک کر دیں۔ منی آرڈر بھیجنے کی صورت میں فیس داخلہ جناب اسرار احمد کوارٹر نمبر اے/۱۷، سی ون ایریا لالوکھیت کراچی کو بھیج کر جو رسید ڈاکخانہ سے ملے اپنے حلوں کے ہمراہ دفتر جاسوسی دنیا کو ارسال کر دیں۔

۵۔ اپنے حلوں کے ہمراہ کوپن جاسوسی دنیا پہیلی ضرور بھیجیں ورنہ آپ کا حل شریک مقابلہ نہ کیا جائیگا۔ کوپن کاٹ کر بھیجیں۔ اس کی نقل کرنا خلاف قاعدہ ہے۔ حل کے نیچے اپنا نام اور پورا پتہ خوشخط لکھئے۔ حفاظت کے خیال سے رجسٹری سے بھیجیں تو بہتر ہے۔

۶۔ حل سادے کاغذ پر اشارات کا نمبر دے کر لکھ سکتے ہیں۔ الفاظ صاف اور خوشخط لکھیں۔ کٹے ہوئے اور پنسل سے لکھے ہوئے مشکوک حل انعام کے مستحق نہ ہوں گے۔

۷۔ ایک شخص کو ایک نام سے ایک ہی انعام ملےگا۔ بڑے انعام کو چھوٹے انعام پر ترجیح دی جائے گی۔

۸۔ اگر کسی انعام کے مستحق ایک سے زیادہ ہوں گے تو وہ انعام ان میں برابر تقسیم کر دیا جائیگا۔

۹۔ تمام حل شائع کی جانے والی تاریخوں پر مقررہ اوقات تک یا اس سے پہلے دفتر میں پہونچ جانے چاہئیں۔ حلوں کے دیر سے وصول ہونے یا گم ہو جانے کی کوئی ذمہ داری جاسوسی دنیا پہیلیوں پر عائد نہیں ہوگی۔ حلوں کے موصول ہونے کی میعاد گذر جانے کے بعد وصول ہونے والے حل شریک مقابلہ نہ کئے جائیں گے۔

۱۰۔ اعلان شدہ رقم میں حلوں کی تعداد کو دیکھتے ہوئے ترمیم یا اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ حل اُردو یا ہندی میں بھیجے جا سکتے ہیں۔

۱۱۔ جاسوسی دنیا پہیلی کا ہر فیصلہ ہر مقابلہ کرنے والے کے لئے ہر حالت میں لازمی طور پر قابل قبول ہوگا اور پہیلی میں شرکت کرنا ان تمام شرائط کو منظور کر لینے کے مترادف ہے۔

۱۲۔ جاسوسی دنیا اور اس کے متعلقہ مطبوعات کا کوئی کارکن جاسوسی دنیا پہیلیوں میں

حصہ نہیں لے سکتا۔

۱۳۔ جاسوسی دنیا پہیلیوں کے امور متنازعہ میں حق سماعت صرف عدالتہائے الہ آباد کو حاصل ہوگا۔

۱۴۔ جاسوسی دنیا پہیلی میں شرکت مندرجہ بالا تمام شرائط کو تسلیم کر لینے کے مترادف ہے۔

اپنے تمام حل و فیس داخلہ اس پتہ پر بھیجئے:۔

جاسوسی دنیا پہیلی۔ حسن منزل الہ آباد نمبر ۳

یہ پہیلیاں ابن صفی خود ترتیب دیتے تھے جیسا کہ شمارہ ۲۱ میں ان کی طرف سے شائع ہونے والے اعلان سے اندازہ ہوتا ہے:

جاسوسی دنیا پہیلی

ایک اعلان

جاسوسی دنیا پہیلی نمبر ا کا نتیجہ آپ کے سامنے ہے۔ اسی دیانت داری اور ایمانداری کے ساتھ جس کا معیار میں نے اپنے ناول لکھنے میں آپ کے سامنے رکھا ہے پہیلی کا یہ نتیجہ بھی آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں۔ اس نتیجے [کذا: کی] تیاری سے پہلے مجھے دو عدالتوں کا بھی خیال تھا۔ پہلی عوامی عدالت یعنی جاسوسی دنیا اُردو ہندی کے پچاس ساٹھ ہزار پڑھنے والے جو مجھ پر اور میری تحریروں پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ جنہیں میرے اوپر مکمل اعتماد ہے مجھے اُن کا خیال تھا کہ پہلی بار جب میں پہیلی کا سلسلہ شروع کیا ہے اور صرف میرے بھروسہ پر انہوں نے اپنی رقمیں بطور امانت میرے پاس جمع کی ہیں تو میں عوامی امانت دار کی حیثیت میں ہوں۔ دوسری اُس عدالت کا بھی مجھے خیال تھا جسے آج کل عموماً لوگ اہمیت نہیں دیتے اور جہاں مرنے کے بعد کھڑا ہونا ہی پڑتا ہے اور پائی پائی کا حساب لیا جاتا ہے۔

مجھے فخر ہے۔ مجھے خوشی ہے۔ مجھے مسرت ہے کہ اللہ نے میرے اندر اتنی طاقت دی کہ میں اپنے تمام بھائیوں کی طرف سے عطا کی ہوئی ذمہ داری سے سبکدوش ہوا اور جو کچھ رقم مجھے آپ لوگوں سے ملی وہ آپ ہی لوگوں میں تقسیم کی جارہی ہے۔ جاسوسی دنیا پہیلی

کی شرط نمبر ۱۰ کے تحت موصول شدہ حلوں کو دیکھتے ہوئے کل جتنی رقم کے حل موصول ہوئے
اتنا ہی انعام بھی تقسیم کیا جا رہا ہے۔ اور آجکل جب کہ ہزاروں کی سرحد پھلانگ کر دوسروں
کی جیبوں سے پیسہ نکال لینا بہت سارے لوگوں کا شیوہ بن چکا ہے میں اپنی پہیلی کے نتیجہ
پر خوش ہوں۔

اس بار حلوں کے کم وصول ہونے سے میں قطعی افسردہ نہیں ہوں۔ اول تو ہزاروں کے
اعلان اور دوسرے پہلی بار تیسرے چوٹ کھائے ہوئے عوام جو مشکل ہی سے کسی نئے
معمے یا پہیلی کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور ایسے میں اتنے لوگوں کی شرکت بیحد حوصلہ افزا
ہے اور آیندہ کے لئے ایک خوشخبری کا پیغام۔

میں نے تمام انعام حاصل کرنے والوں کے مکمل پتے لکھوائے ہیں تا کہ آپ سب
ایک دوسرے سے خط و کتابت کر کے پہیلی بھرنے سے پہلے اُن کے مشوروں سے بھی فائدہ
اٹھا سکتے ہیں۔ اس سے بھائی چارہ بھی بڑھتا ہے بھروسہ بھی بڑھتا ہے اور مشورہ حاصل کر
کے انعام پانے میں بھی آسانی ہو سکتی ہے۔ خصوصاً وہ بھائی جنہیں انعام نہیں ملا ہے انہیں
میرا مشورہ ہے کہ وہ انعام پانے والوں سے مل کر (مکمل پتے کی وجہ سے ملاقات میں
آسانی ہوتی ہے) یا خط و کتابت کے ذریعہ مشورہ حاصل کریں اور انعام پانے کی کوشش
کریں۔

یاد رکھئے۔ میں اپنی پوری کوشش کروں گا کہ آپ سب ہمیشہ پوری طرح مطمئن
رہیں۔ انعام کی رقم میں کمی کا اثر نہ لیجئے۔ فرضی ہزاروں کے انعامات سے وہ رقم ہمیشہ اچھی
ہوتی ہے جو مل جائے اور آپ کی پہیلی کی رقم بھی ہزاروں لاکھوں تک پہونچ سکتی ہے
بشرطیکہ آپ کا تعاون ہمیں حاصل ہو۔

ایمانداری سے آپ سب کی خدمت میرا اصول ہے۔

آپ کا اپنا

ابن صفی

شمارہ نمبر ۲۱ میں صفحہ ۱۹۳–۱۹۱ پر "ہمارا انتخاب" کی سرخی کے تحت پہیلی کا جو حل شائع ہوا تھا اُس کی تمہید
میں لکھا تھا: "جاسوسی دنیا پہیلی نمبر ۱ کا نتیجہ آپ کے سامنے ہے۔ ایسے میں جب کہ دوسری تمام پہیلیوں اور

معموں کا نتیجہ بیس فیصدی سے زائد نہیں ہوتا۔ ہمارا نتیجہ پچاس فیصدی سے زائد رہا۔ آیئے ہم آپ کو بتائیں کہ ہم نے ایک لفظ کو دوسرے پر ترجیح کیوں دی۔" اس کے بعد پہیلی کا تفصیلی حل درج تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ جاسوسی دنیا میں تفصیلی حل ہی درج ہوتے تھے اور انہیں ابن صفی خود تیار کرتے تھے۔

پہیلیاں جدول کی شکل میں پیش کی جاتی تھیں جن میں حل کی جگہ خالی چھوڑ کر سامنے دو کالموں میں "ممکن الفاظ" درج ہوتے تھے۔ جتنی پہیلیاں دستیاب ہو سکی ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱

جاسوسی دنیا پہیلی نمبر ا شمارہ ۱۹ اور ۲۰ میں شائع ہوئی۔ ڈاک سے اور دستی حل موصول ہونے کی آخری تاریخ ۵ اکتوبر ۵۳ ۔ ۶ بجے شام تک تھی۔

۱۔ برسات کی راتوں کے مدھ بھرے گیت عاشق کے دل کو [ستاتے / بھاتے] ہیں

۲۔ شادی بیاہ میں کچھ لوگ بس [نام / ناچ] ہی کیلئے کافی پیسہ خرچ کر دیتے ہیں

۳۔ ڈرپوک پولیس مین بڑے [شور / چور] سے بھاگتے ہیں!

۴۔ ایسی لڑکیاں خوش قسمت سمجھی جاتی ہیں جنہیں اچھے شوہر کیساتھ اچھا [زیور / دیور] بھی ملجائے

۵۔ [روگی / سوگی] عورت گھر والوں کیلئے مصیبت بن جاتی ہے

۶۔ سچی محبت میں عاشق کی ناکامیابی ہی محبت کی [ریت / جیت] سمجھی جاتی ہے

۷۔ [سیر / سفر] کا مزہ کچھ برسات ہی میں آتا ہے

۸۔ زیادہ [دُکھ / سُکھ] آدمی کو کام چور اور ڈرپوک بنا دیتا ہے

۹۔ کبھی کبھی زیادہ [سونے / رونے] سے جی بھاری ہو جاتا ہے

۱۰۔ غریب لڑکیوں کو اچھا [گھر / بر] مشکل ہی سے ملتا ہے

شمارہ ۲۱ میں شائع ہونے والا جواب یوں تھا:

۱۔ساون کے مدھ بھرے گیت سب ہی کو بھاتے ہیں یا سب ہی پسند کرتے ہیں البتہ برہا کے ماروں کے دل میں برسات کی اندھیاری رات میں ساون کے گیتوں سے ایک ہوک اٹھتی ہے۔ستاتے اسی لئے منتخب کیا گیا ہے۔

۲۔نام اور شہرت کیلئے یوں بھی اور شادی بیاہ میں بھی کافی پیسہ خرچ کرنے والوں کی تعداد بہت ہے۔ "کچھ ہی لوگ" البتہ ایسے ملیں جو ناچ اور گانے جیسی فضولیات پر بہت پیسے خرچ کردیتے ہیں ۔ناچ درست ہے۔

۳۔بڑے چور سے ڈرپوک ہی نہیں اچھے اچھے پولیس والے بھی گھبرا جاتے ہیں اور کترانے لگتے ہیں۔البتہ بیچارہ ڈرپوک پولیس والا جب ہنگامہ یا شور سنتا ہے تو پسینہ چھوٹنے لگتا ہے اور ڈر کے مارے بری حالت ہو جاتی ہے۔مزاحیہ نشان! کی وجہ سے بھی شور ہی مناسب جواب ہے۔

۴۔زیور ایک عارضی اور نمائشی چیز ہے اور بہت سی غریب لڑکیوں کو تو شادی کے وقت ایک چھلا بھی نہیں ملتا۔دوسرے بہت سے ممالک ایسے ہیں جہاں جہیز کا رواج نہیں اور زیورات نہیں دیے جاتے لیکن شوہر کا بھائی یا دیور اگر اچھا ہے تو یقیناً وہ عورت خوش نصیب سمجھی جائے گی ۔ایک اچھا دیور اپنی بھاوج کیلئے اولاد کی مانند ہوتا ہے جو بہت بڑی بات ہے۔دیور ہی درست ہے۔

۵۔اول تو سوگی کا لفظ مبہم ہے۔دوسرے جب کوئی عورت سوگ لیکر بیٹھتی ہے تو گھر والے بھی اُس کے ساتھ شامل ہوتے ہیں۔کوئی اُسے مصیبت نہیں سمجھتا۔تیسرے سوگی ہونا کسی کے لئے تکلیف دہ نہیں ہوتا ۔وہ زیادہ سے زیادہ روتی ہے اور تو کچھ نہیں کرتی۔سوگی درست نہیں۔

یہ دیکھا گیا ہے کہ بیماری مرد کے مقابلے میں عورت پر زیادہ اثر ڈالتی ہے اور انکی بیماری زیادہ جھنجھٹ اور بکھیڑے کھڑی کردیتی ہے۔نسبتاً چڑچڑا پن بھی ان میں زیادہ ہوتا ہے اور اسی لئے وہ گھر والوں کے لئے مصیبت کا باعث بن جاتی ہیں ۔

۶۔جیت مقصد حاصل ہونے سے نہیں ہوتی ہے۔عاشق کی ناکامیابی بہر حال محبت کی جیت نہیں ہو سکتی۔لیکن محبت کی ریت یا دستور کچھ ہے یہی کہ عاشق ناکام رہے۔ریت درست ہے۔

۷۔ سفر برسات میں عام طور سے تکلیف دہ ہوتا ہے۔ لیکن سیر میں برسات کی ہریالی جل تھل نکھار اور شادابی مزہ دے جاتی ہے۔ سیر درست ہے۔

۸۔ دُکھ میں آدمی دُکھ دور کرنے کیلئے اور نڈر ہو کر محنت کرتا ہے مگر سُکھ میں یا آرام طلبی کی وجہ سے آدمی زیادہ کاہل ہو جاتا ہے اور آدمی کو آرام یا سکھ جب ہی ملتا ہے جب پیسے ہوں اور جب دولت ہوگی تو اُس کی حفاظت کا ڈر آدمی کے سر پر سوار رہتا ہے۔ سکھ درست ہے۔

۹۔ رونے سے جی ہلکا ہوتا ہے اور دل کا غبار نکل جاتا ہے۔ البتہ اگر آدمی زیادہ سو جائے تو کبھی کبھی اٹھنے کے بعد طبیعت بھاری معلوم ہوتی ہے۔ سونے درست ہے۔

اچھا گھر امیر لڑکیوں کو بھی مشکل سے ملتا ہے۔ دراصل غربت یا امارت کی بنا پر سسرال والوں کیلئے اچھے یا بُرے کا حکم لگانا درست نہیں۔ غریب ہونے کی وجہ سے ایسا رشتہ یا بَر جو ہر لحاظ سے اچھا ہو ملنا مشکل ہوتا ہے اور اس مشکل کی وجہ ان کی غریبی ہوتی ہے۔ بَر درست ہے۔

۲

جاسوسی دنیا پہیلی نمبر ۲ شمارہ ۲۰ اور ۲۱ میں شائع ہوئی۔ ڈاک سے اور دستی حل موصول ہونے کی آخری تاریخ ۵ نومبر ۵۳ء بجے شام تک تھی۔

۱۔ ساتھی کے [روٹھ/چھوٹ] جانے کا کبھی کبھی کتنا دُکھ ہوتا ہے!

۲۔ [بیماری/بیکاری] میں پڑے رہنے سے جی اچاٹ ہو ہی جاتا ہے

۳۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ ریس اور سٹہ کھیلنے والوں کو [بنتے/بگڑتے] ذرا دیر نہیں لگتی

۴۔ اس بہو کی تو سسرال میں بڑی آؤ بھگت ہوتی ہے جو [گن/دھن] والی بھی ہو!

۵۔ جو وکیل [سوچتے/بولتے] کم ہیں اور کرتے زیادہ ہیں ان ہی کی خوب چلتی ہے

۶۔ یہ سچ ہے کہ اُدھار [لینے/دینے] والے ہی کو روپیہ کی زیادہ فکر رہتی ہے

۷۔ ہر آدمی ایسی جگہ چاہتا ہے جہاں کام کم کرنا پڑے اور [نام/دام] زیادہ ہو؟

۸۔ جس سے [دُکھ/سُکھ] پہونچا ہو کبھی کبھی اُسے بھولنا مشکل ہو جاتا ہے

۹۔ دبانے سے دل کی آگ کبھی نہیں [بھڑکتی/بجھتی]

۱۰۔ [جیب/جیل] کاٹنے کے بعد ڈرپوک چور اور بھی ڈھیٹ ہو جاتا ہے۔

۵

جاسوسی دنیا پہیلی نمبر ۵ شمارہ کا نتیجہ شمارہ ۲۵ میں شائع ہوا اس لیے پہیلی شمارہ ۲۳ اور ۲۴ میں شائع ہوئی ہوگی اور حل بھیجنے کی آخری تاریخ ۵ فروری ۱۹۵۱ء رہی ہوگی۔

۱۔ بہت زیادہ [شان/دان] کرنے والی عورت اپنے شوہر کیلئے ایک مصیبت بن جاتی ہے۔

۲۔ جسے اس کا چسکہ لگا وہ پھر مشکل ہی سے کسی دوسرے کام کا رہ جاتا ہے۔ [ستار/شراب]

۳۔ چالاک دشمن کی [بات/گھات] سے ہمیشہ ہوشیار رہنا چاہیے۔

۴۔ [دھن/گن] والوں کو ہر جگہ اپنی عزت و مرتبہ کا بڑا خیال رہتا ہے۔

۵۔ پرانے زمانے کی رانیاں [راج/لاج] بچانے کیلئے اپنی جان دیدیتی تھیں۔

۶۔ سنسان اور اندھیری [راہوں/راتوں] میں ہی زیادہ تر چور اور ڈاکو پکڑے جاتے ہیں۔

۷۔ کبھی کبھی سخت [سردی/گرمی] میں کام کرنا بڑا مشکل ہوتا ہے۔

۸۔ جاسوس مجرم کا پتہ لگانے کیلئے ہمیشہ اس کا [بھیس/بھید] جاننے کی کوشش کرتا ہے۔

۹۔ محبوب کا جلد ہی [مل/من] جانا کتنی خوشی کا باعث ہوتا ہے۔

۱۰۔ [جیتنے/ہارنے] والے جواری کا کھیل چھوڑ کر اٹھنے کو جی نہیں چاہتا۔

شمارہ ۲۵ میں شائع ہونے والا جواب یوں تھا:

۱۔ دان کرنا ایک اچھی بات ہے۔ ایسی عورت مصیبت نہیں بن سکتی۔ شان دکھانا بُری چیز ہے اور اگر

بہت زیادہ ہو جائے تو یقینا مصیبت کا باعث بن جائے گی ۔شان درست ہے۔

۲۔شراب پینا بہت بُری عادت ہے۔مگر یہ بھی ایک سچی بات ہے کہ آج کی سوسائٹی میں بہت سے شرابی ہزاروں کام کرتے ہیں۔دراصل شراب ایک لت ہے۔سگریٹ، چائے کی طرح یہ دوسری بات ہے کہ شراب بہت بُری لت ہے۔اس کے برعکس ستار کلاجسکہ یا شوق موسیقی یا سنگیت کی طرف اشارہ کرتا ہے اور جسے یہ شوق ہو وہ دنیا کا کوئی دوسرا کام مشکل ہی سے کر پاتا ہے۔ستار درست ہے۔

۳۔ضرور دشمن کی گھات سے بچنا چاہئے۔مگر مشکل یہ ہے کہ دشمن اپنی گھات کا پتہ بھی نہیں لگنے دیتا اس لئے مشورہ غلط ہے البتہ اس کی ظاہر ہوتی رہتی ہے۔اسی بنا پر یہ مشورہ ہے کہ اس کی بات سے ہمیشہ بچنا چاہیے۔

۴۔دھن دولت والے کے لئے ضروری نہیں کہ ان کی عزت بھی ہو۔دلال، بلیک مارکٹئے، چور بازار کرنے والے کی کوئی عزت نہیں ہوتی۔پھر انہیں اپنے مرتبہ وعزت کا کیا خیال رہے گا؟ البتہ گن والے یا صاحب ہنر کے پاس چاہے دولت نہ ہو مگر عزت ووقعت ضرور ہوتی ہے اور اسی لئے انہیں اس کا بڑا خیال رہتا ہے۔گن درست ہے۔

۵۔لاج بچانے کیلئے عورتوں نے جان دی ہے۔مگر رانیوں کی مناسبت سے راج ہی درست جواب ہے۔لاج بچانے کیلئے معمولی عورتیں بھی جان دے سکتی ہیں۔

۶۔چور اور ڈاکو پکڑنے کیلئے وقت کی قید غلط ہے۔وہ دن میں بھی پکڑے جاتے ہیں اور رات میں بھی۔ اُن کی گرفتاری کا انحصار دراصل جگہ پر ہوتا ہے۔راہوں اسی بنا پر درست جواب ہے۔

۷۔گرمی میں بجلی کے پنکھے یا خس کی ٹٹیاں بچا سکتی ہیں مگر جاڑے میں لحاف اور چسٹر بھی کم از کم انگلیوں کو سردی سے نہیں بچا پاتے اور انہیں انگلیوں سے کام کیا جاتا ہے۔جب ہی ٹھنڈ لگتی ہے تو کام کرنا بڑا مشکل ہو جاتا ہے۔گرمی درست ہے۔

۸۔مجرم کا بھید تو معلوم ہی رہتا ہے البتہ اس کا بھیس یا حلیہ جاننا ضروری رہتا ہے۔اور اسی لئے جاسوس کوشش کرتا ہے۔بھیس درست ہے۔

۹۔محبوب کے روٹھنے میں بھی مزہ ہے۔روٹھنا اور منانا تو لگا ہی رہتا ہے البتہ جس کی خواہش ہو اگر وہ جلد ہی مل جائے تو یقیناً بے اندازہ خوشی ہوگی۔مل درست ہے۔

۱۰۔جیتنے والا تو جہاں کچھ رقم ہاتھ آئی فوراً بھاگنا چاہتا ہے کہ کہیں ہاتھ آئی رقم کھسک نہ جائے۔جیتنے درست نہیں البتہ ہارنے والا اسی فراق میں بیٹھنا چاہتا ہے کہ شاید اس داؤں میں ہاری ہوئی رقم نکل آئے۔ ہارنے درست ہے۔

۶

شمارہ ۲۵ اور ۲۶ میں شائع ہوئی۔حل بھیجنے کی آخری تاریخ ۵ مارچ ۵۴ شام ۷ بجے شام تھی۔

۱۔بازار میں بہت سی چیزیں صرف اپنے [نام/دام] کی وجہ سے زیادہ بکتی ہیں

۲۔[میت/پریت] نہیں تو زندگی بے مزہ ہے۔

۳۔[پائل/گھائل] کی آواز سے کبھی کبھی پتھر دل بھی دھڑک اٹھتا ہے۔

۴۔[چور/شور] کبھی کبھی تو بڑے بہادروں کو بھی دہلا دیتا ہے۔

۵۔زیادہ تر [نیچ/نیک] آدمی سب کو اپنے ہی ایسا سمجھتا ہے۔

۶۔کچھ فلمیں ایسی بھی ہیں جن کی مقبولیت مین [ناچ/گانا] کا بھی بڑا ہاتھ ہے۔

۷۔اپنی آنکھوں کو [دھوپ/دھول] سے نہ بچانے والے کبھی کبھی بہت تکلیف اٹھاتے ہیں۔

۸۔تحقیقات کے بیچ میں زیادہ [بولنے/سوچنے] والا خود اپنے آپ کو مشکوک بنا دیتا ہے۔

۹۔مشتبہ آدمیوں کی [دوستی/دشمنی] بھی کبھی کبھی بہت مہنگی ثابت ہوتی ہے۔

۱۰۔بچے تو کیا بوڑھوں کے منہ میں بھی [مٹھائی/کھٹائی] دیکھ کر پانی آجاتا ہے۔

شمارہ ۲۶ میں شائع ہونے والا جواب یوں تھا:

۱؎ یہ شمارہ ۲۵ اور ۲۶ میں شائع ہونا تھا مگر شمارہ ۲۵ میں جگہ کی کمی کی وجہ سے شائع نہیں کی جا سکی۔ شمارہ ۲۶ اور ۲۷ میں شائع ہوئی۔

(شمارہ ۲۶ میرے پاس موجود ہے۔ ۲۷ نظر سے نہیں گزرا)۔

۱۔ نئی نویلی بیوی کے [روپ/روگ] کی وجہ سے بیچارے شوہر کو اکثر گھر والوں کی کتنی ہی کڑوی باتیں برداشت کرنا پڑتی ہیں۔

۲۔ [دیس/دور] سے آنے والے کا لوگ کتنی بے چینی سے انتظار کرتے ہیں۔

۳۔ معمولی سے حادثہ پر [سوگ/شور] اچھا نہیں لگتا۔

۴۔ ایسے بھی لوگ گزرے ہیں جنہوں نے اپنی [بولی/ٹولی] سے اپنے وطن کو نقصان پہنچایا ہے۔

۵۔ زیادہ روپیہ [کمانے/بچانے] والا اگر معمولی حیثیت سے رہتا ہے تو سماج میں اسے اچھی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا۔

۶۔ موٹے آدمی اس طرح [سوتے/روتے] ہیں کہ بے اختیار ہنسی آ ہی جاتی ہے۔

۷۔ زیادہ پابندیاں بچوں کو اکثر [شریر/شریف] بھی بنا دیتی ہے [کذا: ہیں]

۸۔ کسی کو [بلا/بسا] کر پھر اسے ذلیل کرنا کتنی گری ہوئی بات ہے۔

۹۔ گرمیوں میں اس سے بچنا ہی چاہیے۔ [دھوپ/دھول]

۱۰۔ چور اور ڈاکوؤں سے جرم کا اقبال کروانے کیلئے [سختی☆نرمی] ہی سے کام لینا چاہیے۔

شمارہ ۲۶ میں شائع ہونے والا جواب یوں تھا:

۱۔ روگ یا بیماری میں کوئی کڑوی باتیں نہیں کرتا۔ ہمدردی کرتا ہے۔ روگ غلط ہے۔ نئی نئی دلہن کا روپ

اگر برا ہے تو گھر والے طعنے دیں گے ہی۔ اور اگر اچھا ہے اس کی ہر حرکت پر نگاہ رکھی جائے گی۔ روک ٹوک ہوگی۔ اور غریب شوہر پر بولیاں بولی جائیں گی۔ مگر ایسا اکثر ہی ہوتا ہے۔ روپ درست ہے۔

۲۔ اشارہ میں کہیں یہ نہیں ہے کہ انتظار کرنے والا پردیس میں ہے جو وہ دیس سے آنے والے کا انتظار کرے گا۔ دیس درست نہیں۔ البتہ آنے والا اگر دور سے آرہا ہو تو ضرور بے چینی سے انتظار کیا جاتا ہے۔ دور درست ہے۔

۳۔ حادثہ اگر معمولی ہوگا شور بھی معمولی ہوگا۔ حادثات پر شور و غل کون مچاتا ہے؟ شور درست نہیں۔ البتہ ایسے لوگ ضرور ہیں جو ذرا سے حادثہ پر منہ ڈھانپ کر گہرے سوگ کا اظہار کرتے ہیں۔ اور یقیناً اچھا نہیں معلوم ہوتا۔ سوگ درست ہے۔

۴۔ ٹولی یا جماعت یا پارٹی کسی ایک شخص کی ملکیت نہیں ہوتی۔ ''اپنی ٹولی'' کہنا ہی غلط ہے۔ البتہ اپنی تقریر [..] بیانات سے وطن کے مفاد کو نقصان پہونچانے والے لوگ ضرور مل جائیں گے۔ بولی درست ہے۔

۵۔ کسی کے روپیہ بچانے کا حال جاننا بڑی حد تک ناممکن ہے۔ آپ یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ فلاں نے اتنا روپیہ بچایا ہے۔ اور اگر معلوم ہو بھی جائے تو ہو سکتا ہے کہ وہ کسی مقصد کیلئے ہو۔ اسے لڑکیوں کی شادی کرنا ہے پھر اگر وہ معمولی حیثیت سے رہتا ہے تو اسے اچھی نگاہ سے کیوں نہ دیکھا جائیگا۔ بچانے درست نہیں۔ کمانے والے کا علم عموماً لوگوں کو رہتا ہے۔ یہ ضرور ہے کہ اس کے بھی اخراجات ہوتے ہیں۔ مگر عام نفسیات ایسے موقعوں پر صرف یہی سوچتی ہے کہ اتنے روپے کمانے والا پھٹے حال میں کیوں رہتا ہے۔ نفسیاتی اعتبار سے کمانا ہی درست ہے۔

۶۔ روتے دیکھکر ہمدردی پیدا ہوتی ہے نہ کہ ہنسی۔ روتے غلط ہے۔ ہاں موٹے آدمیوں کا سونا ان کے موٹاپے کی وجہ سے ضرور مضحکہ خیز ہو جاتا ہے۔ سوتے درست ہے۔

۷۔ بچوں کے ساتھ شریف کا لفظ بے معنی ہے۔ شرافت یا کمینگی کا تصور سن بلوغ پر پہونچنے کے بعد شروع ہوتا ہے۔ شریف درست نہیں۔ زیادہ پابندی بیشتر تو بچوں کو ٹھیک رکھتی ہے لیکن اکثر اس کا نتیجہ الٹا

بھی ہوتا ہے اور بچہ شریر ہوتا جاتا ہے۔ شریر درست ہے۔

۸۔ بسا کر ذلیل کرنا "گری ہوئی بات" میں [کذا: نہیں] انسانیت کے خلاف ہے۔ بسا درست نہیں۔ البتہ بلانا اور پھر ذلیل کرنا ایک گری ہوئی نیچ بات ہے۔ "گری ہوئی بات" کی وجہ سے بلا ہی درست ہے۔

۹۔ دھول سے تو ہمیشہ بچنا چاہئے۔ البتہ دھوپ جو جاڑے میں بڑی اچھی لگتی ہے۔ گرمی میں اس سے بچنا ضروری ہے۔ ورنہ آدمی بیمار پڑ جاتا ہے۔ دھوپ درست ہے۔

۱۰۔ چوروں اور ڈاکوؤں کے ساتھ نرمی توبہ! توبہ! ایسے بدمعاش تو ڈنڈے ہی سے درست ہوتے ہیں۔ ان کے لئے سختی ہی واجب ہے۔ سختی درست ہے۔

۸

جاسوسی دنیا کہیلی نمبر ۸ شمارہ ۲۷ اور ۲۸ میں شائع ہوئی ہوگی۔ ان میں سے شمارہ ۲۷ میری نظر سے نہیں گزرا۔ حل بھیجنے کی آخری تاریخ ۵ جون ۵۱ء ۶ بجے شام تک تھی۔

۱۔ بہت سے لوگ [محبت/تجارت] میں سب کچھ جائز سمجھتے ہیں۔

۲۔ جس آدمی کو [کتاب/شراب] کا چسکہ لگ جاتا ہے پھر یہ شوق اس سے نہیں چھوٹتا۔

۳۔ عورت کا [سنگھار/نکھار] دیکھ کر تو چاند کی دیوی بھی شرما جاتی ہے

۴۔ محلوں کی [بناوٹ/سجاوٹ] سے بھی دور دیس سے آنیوالے بہت متاثر ہوتے ہیں

۵۔ دوستوں کی مہمان داری میں کتنا [حرج/خرچ] ہوتا ہے!

۶۔ گہرا زخم [دھونے/چھونے] میں بھی کتنی تکلیف ہوتی ہے؟

۷۔ بہت زیادہ [مہنگی/سستی] چیزوں کو بھی خریدتے ہوئے آدمی ہچکچاتا ہے۔

۸۔ برسات کی راتوں میں پیا اور دل کو ڈرا دیتی ہے۔ [بدلی/بجلی]

۹۔ خطرے میں پھنسا ہوا جاسوس مجرم کے بڑھ چڑھ کر بولنے کے باوجود بھی عموماً اس سے نہیں [ڈرتا/لڑتا]

۱۰۔ زیادہ شوروغل کیوجہ سے کام کرتے ہوئے آدمی کا دھیان [ہٹ / بٹ] جاتا ہے

۹

جاسوسی دنیا پہیلی نمبر ۹ شمارہ ۲۸ اور ۲۹ میں شائع ہوتی ہوگی۔ ان میں سے شمارہ ۲۹ میری نظر سے نہیں گزرا۔ حل بھیجنے کی آخری تاریخ ۵ جولائی ۵۱ء ہے بجے شام تک تھی۔

۱۔ کئی سال مسلسل جنگ میں پھنسے رہنے سے کسی ملک کی فوجی طاقت اکثر [گھٹ / بڑھ] بھی جاتی ہے

۲۔ اکثر بچوں کو کہانیاں [سننے / پڑھنے] ہی میں مزہ آتا ہے!

۳۔ جب ساری امیدیں ختم ہو جاتی ہیں تب دشمن کا مقابلہ [ڈر / ڈٹ] کر کرنا ہی پڑتا ہے۔

۴۔ ایسے بھی لوگ اس دنیا میں ہیں جنہیں دوسروں کی پریشانی سے [دکھ / سکھ] ہوتا ہے

۵۔ مشہور ہے کہ بری [عورت / عادت] گلے پڑنے پر نہیں چھوٹتی

۶۔ ہندوستان کے [جنگل / دنگل] اب دوسرے ممالک کے لوگوں کی توجہ کا مرکز بنتے جا رہے ہیں

۷۔ الکشن میں وہی امیدوار اکثر [ہار / جیت] بھی جاتا ہے جو جھوٹا پروپیگنڈا زیادہ کرتا ہے

۸۔ نفع کی لالچ میں اکثر لوگ وہ سب کچھ [کر / سہہ] جاتے ہیں جسے یوں کبھی پسند نہیں کرتے

۹۔ [بیماری / بیکاری] میں کچھ بھی تو نہیں اچھا لگتا!

۱۰۔ بعض مکار خوبصورت عورتیں [چال / مال] کے ذریعہ بھولے بھالے نوجوان کو پھنسا لیتی ہیں

انعام پانے والے

شمارہ ۵۱ میں صفحہ ۷۸ پر "جاسوسی دنیا پہیلی نمبر ۱ کا شاندار نتیجہ ایمانداری اور سچائی کا نیا معیار" کے تحت درج تھا:

جاسوسی دنیا پہیلی نمبر ۱ کے سلسلے میں ۴۹۸ روپئے آٹھ آنے کے حل موصول ہوئے۔ لوگوں

کی ہمت بڑھانے کے لیے ادارہ نے اپنے تمام اخراجات خود ہی برداشت کرتے ہوئے ۴۴ روپے آٹھ آنے شامل کر کے پہیلی کی شرط نمبر ۱۰ کے مطابق کل ۵۴۴ روپے تقسیم کیے گئے ہیں۔"

تفصیلاً درج تھا کہ پہلا انعام ۳۰۰ روپیہ، دوسرا انعام ۱۰۰ روپیہ، تیسرا انعام ۷۰ روپیہ، چوتھا انعام ۵۱ روپیہ ٹھہرا تھا۔ بالکل صحیح حل کوئی بھی وصول نہیں ہوا تھا اس لئے ایک غلطی والے حل کو پہلا انعام ملا اور اسی طرح علیٰ ہذا القیاس باقی انعام دیے گئے۔ نیز یہ بھی درج تھا، "زیادہ حلوں کا انعام بھی اس بار انہیں رقوم میں شامل کر دیا گیا ہے اس لئے کہ قریب قریب سب ہی بھیجنے والوں کے حلوں کی تعداد تین یا چھ تھی۔ تقسیم کی صورت میں کچھ آنے پڑتے تھے وہی آنے انعام کی صورت میں بڑھائے گئے ہیں۔" انعام پانے والے یہ تھے:

پہلا انعام:

۱ کانسٹیبل درشند روت نمبر ۴۸۵ پولیس اسٹیشن چکر بھاٹہ بلاسپور

۲ منجھا مدھی مہانت (پہلا انعام) سیکنڈ میڈ، اڑیسہ اسکول آف انجینئرنگ کٹک

دوسرا انعام:

۱ محمد عبدالقدوس فضلی، پرنسپل دیوی ہائر سیکنڈری اسکول دیوی شریف بارہ بنکی